



ĪQĀN -Vol: 04, Issue: 02, Jun-2022
DOI.10.36755/iqan142.2022,PP: 72-84

OPEN ACCESS

Name
3336-2617pISSN:
3700-2617eISSN:
www.iqan.com.pk

شریعتِ اسلامیہ کے تناظر میں متعدی ووبائی امراض کے لیے احتیاطی تدابیر (تجزیاتی مطالعہ)

*Precautionary measures for infectious diseases in the light of Islamic
Shariah (An Analytical study)*

* Asma Aziz

<asmaaziz@gcwuf.edu.pk>

Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Government College Women
University Faisalabad.

** Kashaf u dduja

Lecturer, Department of Islamic Studies, Government College Women University Faisalabad

*** Shama Naz

MPhil Scholar, Government College Women University Faisalabad

Version of Record

Received: 30-April-22; Accepted :13-May-22; Online/Print: 30-Jun-22

ABSTRACT

Islam is not only a religion of religious adulation but also provides a complete and sufficient knowledge on all stages of human life. It has provided us complete knowledge on maintenance of human's health and purifications. Furthermore, it has guided us to abstain from all the harmful things which causes damage to human's life. Among all the sicknesses, infectious diseases cause the most hazardous effect on mankind all around the world. In recent COVID-19 pandemic situation, World Health Organization (WHO) has specified the precautionary measures to ensure the safety of human health. According to the guidelines instructed by World Health Organization, Government and health specialists around the world take some initiatives to control the extent of infectious virus. It is considered to be the most contagious when people are most symptomatic. In general, there are few or no treatment options for viral diseases. There are some precautions to be taken to overcome the pandemic. These steps include; frequently cleaning of hands with soap or alcohol based sanitizer, covering nose and mouth when coughing or sneezing, keeping distance from persons with cold and flu. Islam is a complete code of life for mankind. It strongly emphasis on the precautions and cleanliness. Hence in present-day condition the guidelines provided by health organizations are already mentioned in Islamic Shariah and was followed by *Ṣaḥābah* and Islamic authorities. No doubt we must consider Islamic teachings for the betterment of society. Firstly, as a Muslim it is important to seek Allah's protection and being a responsible citizen, it is obligatory to act upon the precautions specified by the health specialists and strictly follow the rules indicated by Government. In this article, the traditions and teachings of Holy Prophet SAW regarding the health, cleanliness and religious rituals are discussed along with the safety measurements provided by WHO which includes cleanliness, better healthy food, quarantine, and social distancing etc. will be discussed thoroughly.

Keywords: Infection & Contagious diseases, COVID-19 pandemic, health, Islamic Shariah, Precautions and safety measures.



اسلام وہ دین ہے جس میں حیاتِ انسانی کے ہر پہلو پر مکمل رہنمائی ملتی ہے ایک مسلمان جس کو اس دین کی بدولت طہارت قول فعل، خلق، سیرت اور کردار کی نعمت میسر آجائے تو پھر وہ اپنے رب کی طرف راغب رہتا ہے اسی کی طرف جھکا رہتا ہے، اس لئے کہ اس بندے نے اپنا تعارف متطہرین یعنی پاک اور تواہین یعنی بہت توبہ کرنے والے لوگوں میں کر لیا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ ان کی ان دو خصلتوں کی وجہ سے اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسان کی روحانی، اخلاقی اور مادی غرض ہر طرح کی نشوونما کا ضامن ہے۔ انسان اور ماحول کی طہارت سے متعلق جو احکامات دین اسلام نے واضح کیے ہیں وہ قبل از اسلام تحریف شدہ کسی دین میں میسر نہ تھے۔ اسلام نے ایسا جامع نظام العبادت متعارف کروایا جس کی اولین شرط طہارت و پاکیزگی ہے۔ عبادت کا مطلب مکمل خشوع و خضوع سے حق تعالیٰ کے سامنے عاجزی و انکساری کا مظاہرہ کرنا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ انسان تمام ذہنی اور بدنی آلائشوں سے پاک ہو۔ روحانی پاکیزگی کے لیے معبود حقیقی نے تزکیہ نفس کو ضروری قرار دیا اور ظاہری پاکیزگی کے لیے طہارت کو لازمی جزو قرار دیا۔ چنانچہ اسلام میں صفائی ستھرائی اور طہارت و پاکیزگی کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ باطنی پاکیزگی کا تعلق اخلاق کی سر بلندی اور قلب و روح کے پاک ہونے سے ہے۔ ظاہری صفائی میں جسم، ماحول اور لباس کی صفائی شامل ہے۔ دورِ حاضر میں وہاں سے شروع ہونے والے کوورونا وائرس COVID-19 کی وبا نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ دنیا کے جدید انکشافات و تحقیقات، جدید میڈیکل سائنس سر جوڑ کر ابھی تک اس وائرس کی موثر و کسین تیار کرنے میں پر اعتماد یا ناکام رہی اور اسکا علاج صرف احتیاطی تدابیر اور طہارت و پاکیزگی کے ذریعے بنایا جا رہا ہے۔ اور یہی تدابیر پیغمبر آخر الزماں ﷺ نے چودہ سو سال پہلے انسانیت کو نہ صرف عطا کیں بلکہ عملی نمونہ کی صورت میں پیش بھی کیں، جن پر آج عمل کرنے کو عالمی صحت کے مراکز، ڈاکٹر ز اور ماہرین بھی متفق ہیں۔ ہر عہد میں ان شرعی احکامات کی تطبیق کے ذریعے مسائل اور رہنمائی تلاش کی جاسکتی ہے۔

معتدی و وبائی امراض:

مرض سے مراد انسان کے مزاج کا اعتدال اور توازن کی حد سے نکل جانا ہے۔ امراض دو طرح کے ہیں، ایک وہ مرض جو جسمانی طور پر انسانی اعضاء کو متاثر کرتے ہیں اور دوسری قسم ان امراض کی ہے جن کا اطلاق انسان کے اخلاق بگڑنے پر ہوتا ہے۔ قرآن میں ”مرض“ کا لفظ اخلاقی و جسمانی بیماریوں کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ ¹

"ان کے دلوں ہی میں ایک بیماری ہے"

مزید فرمایا:

" لَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرْجٌ ²

"اور نہ بیمار پر کوئی حرج ہے"

جسمانی اور اعصابی امراض کا بیشتر تعلق انسان کے گرد و پیش کے ماحول یا خوراک سے ہوتا ہے۔ جسمانی امراض دو طرح کے ہیں۔ ایک قسم غیر معتدی امراض کی ہے جو

¹ البقرہ: ۱۰

² النور: ۶۱

مریض کی ذات تک محدود رہتے ہیں جنہیں diseases non contagious کہا جاتا ہے اور دوسری قسم میں وہ امراض شامل ہیں جن میں متعدی ہونے کی صلاحیت ہوتی ہے، اور ان میں بھی کچھ ایسے امراض ہیں جو عامتہ الناس میں تیزی سے سرایت کر جاتے ہیں، جنہیں contagious diseases سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ وبا ایسا مرض ہے جو ایک فرد سے دوسرے فرد میں منتقل ہو اور یہ بیماری کی وہ قسم ہے جو متاثرہ فرد کے خون، سانس یا چھونے سے دوسرے فرد کو بھی متاثر کر دے۔ عالمی ادارہ صحت (WHO) کے مطابق عام اصطلاح میں وباء epidemic کسی متعین مرض کے پھیلنے کی ایسی حالت ہے جس کی وجہ سے متاثرین کی تعداد کسی محدود معاشرے یا کسی مخصوص جغرافیائی علاقے میں عام حالات کے بالمقابل توقع سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اور pandemic کو عالمی وباء سے موسوم کیا جاتا ہے جس کا پھیلاؤ کسی مخصوص علاقے تک محدود نہیں رہتا پوری دنیا اس وبا کی لپیٹ میں سرگرداں ہوتی ہے۔ اکیسویں صدی میں میڈیکل سائنس نے دنیا کو نئے نئے کثرت سے اپنے طلسم میں محو کر رکھا تھا کہ انسانی صلاحیتوں کو آزمانے کے لیے کورونا وائرس، جیسی اچھوتی بیماری نے دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ یہ وائرس دسمبر ۲۰۱۹ میں چین کے شہر وہان (Wuhan) میں نمودار ہوا جس کے نتیجے میں دنیا کے بڑے بڑے ممالک محصور ہونے پر مجبور ہو گئی۔ طبی ماہرین کے مطابق یہ وائرس انتہائی سرعت کے ساتھ ایک انسان سے دوسرے انسان میں اس طرح منتقل ہوتا ہے کہ جب صحت مند افراد کورونا وائرس کے مریض سے ہاتھ ملاتے ہیں یا معانقہ کرتے ہیں تو یہ وائرس ہاتھ اور سانس کے ذریعے انسانی جسم میں داخل ہو جاتا ہے۔ دنیا کی جدید میڈیکل سائنس سر توڑ کوششوں کے باوجود بھی ابھی تک اس وائرس کی موثر و کسین تیار کرنے میں ناکام رہی ہے اور اس کا علاج صرف احتیاطی تدابیر کے ذریعے بتایا جا رہا ہے۔

“Coronaviruses (CoV) are a large family of viruses transmitting between animals and people that cause illness ranging from the common cold to more severe diseases such as Middle East respiratory syndrome (MERS-CoV) and severe acute respiratory syndrome (SARS-CoV)”³

وباؤں کے اسباب و علل:

امراض کا وجود میں آنا اور ختم ہو جانا اس دنیا کے نظام کا حصہ ہیں۔ بعض اوقات کچھ بیماریاں وبا کی صورت اختیار کر کے دنیا کو اپنی لپیٹ میں لی لیتی ہیں۔ وباؤں کے مختلف اسباب ہوتے ہیں۔ انسانوں کے اپنے اعمال اور نافرمانیوں کی کثرت مصائب کا سبب بنتے ہیں۔ وہ حرص و حوس، جھوٹ اور بہتان جیسے اخلاق ذمیرہ سے دنیا میں فساد برپا کرتا ہے۔ قرآن میں اللہ نے متعدد مقامات پر حد سے تجاوز کرنے والوں کو تنبیہ کی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

"ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ"⁴

"خشکی اور تری میں فساد برپا ہو گیا ہے لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے تاکہ مزہ چکھائے ان کو ان کے بعض اعمال کا، شاید کہ وہ باز آئیں"

اکثر اوقات خطرناک وبائیں دنیا میں برپا ہونے والی تباہی کے سبب وقوع پذیر ہوتی ہیں جیسا کہ طاعون عموماً شام میں پھیلا، یہ طاعون کی بیماری اس وقت شروع ہوئی

³ <https://covid19.who.int/>

جب مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان سخت ترین جنگیں ہوئیں، بہت سے لوگ قتل ہوئے، پڑے ہوئے مردہ جسموں سے فضا میں تعفن پیدا ہونا فطری بات تھی جو فضا میں گندگی کا باعث بنا اور اللہ کی تقدیر کے مطابق یہاں طاعون کی وبا پھیلی اور شام میں اس کے اثرات سب سے زیادہ ہوئے۔ ایسی بلائیں اور وبائیں اُس وقت نازل کی جاتیں ہیں جب انسانی معاشرے میں فحاشی، بدکاری، معصیت، فساد اور دیگر رزائل اپنے عروجِ کمال کو پہنچ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" وَمَا آصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ آيَاتِكُمْ "6

"تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے"

شریعتِ اسلامیہ کے تناظر میں متعدی وبائے سے بچنے کے لیے احتیاطی تدابیر و حکمتِ عملی:

بلاشبہ دنیا میں موجود تمام امراض اللہ ہی کی طرف سے نازل کردہ ہیں اور وہی ذاتِ باری تعالیٰ ان کی شفاء بھی فراہم کرنے والا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" ما أنزل الله من داء إلا أنزل له شفاءً "7

" اللہ نے ایسی کوئی بیماری نہیں اتاری جس کی شفا نازل نہ فرمائی ہو"

طاعون اور وبائی امراض میں فرق واضح کرتے ہوئے ابن حجر بیان کرتے ہیں:

"هو المرض الذي يفسد به الهواء و تفسد به الأبدان والأمزجة ، و هو مادة سمية تحدث ورماتقالاتحدث في المواقع الرخوة، و السبب هو دم رديء يميل إلى العفونة و الفساد"8

اہل لغت، فقہاء اور اطباء کے نزدیک طاعون کسی عضو میں خون کے یکجا جم جانے یا خون کی گردش میں بیجان پیدا ہو جانے کی وجہ سے اس عضو میں پھوڑے کی طرح خطرناک ورم یا زخم بن جانے اور اس عضو کو بیکار کر دینے کو کہتے ہیں۔ اور اس کے دیگر اسباب مثلاً فضا و موسم کی خرابی سے لاحق ہونے والے امراض کو مجازی طور پر طاعون کہا جاتا ہے کیونکہ اس مرض کے تیزی سے پھیلاؤ اور موت کی کثرت میں دونوں مشترک ہیں۔ چونکہ طاعون اور وبا ظاہری مفہوم میں یکساں معنی و مفہوم دیتے ہیں اور دونوں امراض میں معتدی ہونے کی صلاحیت بھی موجود ہے۔ لہذا عصر حاضر کے وبائی مرض کورونا میں انہیں اسلامی تعلیمات اور مؤثر اقدامات کا اطلاق کیا جاسکتا ہے جو اسلامی تاریخ میں پیش آنے والی وباؤں میں حکماء و علماء نے اسلامی عقیدے کی رُو سے تجویز کیں۔

احتیاطی تدابیر اور توکل الی اللہ:

شریعتِ اسلامیہ زندگی کے تمام مراحل میں اعتدال کا راستہ دکھاتی ہے۔ ہمارے معاشرے میں کورونا کے توسط سے افراط و تفریط کا معاملہ وقوع ہوا، افراط یہ کہ

5 یا قوت، شہاب الدین، معجم البلدان، دار صادر، بیروت، ۱۳۹۳ھ، ج ۴، ص ۱۷۵

6 اشوری: ۳۰

7 بخاری، محمد بن اسمعیل، الجامع الصحیح، کتاب الطب، رقم الحدیث ۵۶۷۸

8 ابن حجر العسقلانی، شہاب الدین احمد بن علی، فتح الباری بشرح صحیح البخاری، بیت الافکار الدولیہ، ۱۹۹۹ء، ج ۱۰، ص ۱۸۰

اسباب و تدابیر اختیار کیے بغیر صرف اللہ پر توکل اور بھروسہ کیا جائے اور تفریط یہ کہ اللہ پر توکل کے بغیر صرف دنیاوی اسباب کو اختیار کیا جائے۔ جبکہ اسلام میں اللہ پر توکل کے ساتھ ساتھ اسباب و وسائل اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ قرآن پاک میں اس حوالے سے ارشادِ گرامی ہے:

"وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ" ⁹

اور دین کے کام میں ان سے مشورہ کر، پھر جب تو پختہ ارادہ کر لے تو اللہ پر بھروسہ کر، بے شک اللہ بھروسہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے

امام رازیؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"دلت الآية على أنه ليس التوكل أن يحمل الإنسان نفسه ، كما يقوله بعض الجهال ، والا لكان الأمر بالمشاورة منافية للأمر بالتوكل ، بل التوكل هو أن يراعي الإنسان الأسباب الظاهرة ، ولكن لا يقول بقلبه عليها ، بل يعول على عصمة الحق" ¹⁰

توکل کا معنی یہ نہیں ہے کہ انسان اپنے آپ کو اور اپنی مساعی کو مہمل چھوڑ دے، جیسا کہ بعض جاہل کہتے ہیں کیونکہ اگر ایسا ہو تا تو اللہ تعالیٰ نبی کریم کو اپنے اصحاب سے مشورہ کرنے کا حکم نہ دیتے، بلکہ توکل یہ ہے کہ انسان اسباب ظاہرہ کی رعایت کرے لیکن دل سے ان اسباب پر اعتماد نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کی نصرت، اس کی تائید اور اس کی حمایت پر اعتماد کرے۔ آپ ﷺ نے توکل الی اللہ سے قبل تدبیر اختیار کرنے کی تلقین کی ہے۔ آپ ﷺ کا فرمانِ اقدس ہے:

"قال رجل: يا رسول الله ، اعقلها واتوكل او اطلقها واتوكل قال: "اعقلها واتوكل" ¹¹

"ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں اونٹ کو پہلے باندھ دوں پھر اللہ پر توکل کروں یا چھوڑ دوں پھر توکل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے باندھ دو، پھر توکل کرو"

لہذا عصر حاضر کے وبائی مرض کو روکنا میں انہیں اسلامی تعلیمات اور موثر اقدامات کا اطلاق کیا جائے گا جو اسلامی تاریخ میں پیش آنے والی وباؤں میں حکماء و علماء نے اسلامی عقیدے کی رُو سے تجویز کیں۔ چند ہدایات و احتیاطی تدابیر درج ذیل ہیں:

نفاذت و نفاست کا بہ کثرت اہتمام و التزام:

دین اسلام روز ازل سے ہی نفاذت و نفاست، صفائی ستھرائی کا دین رہا ہے۔ وبائی مرض سے بچنے کے لئے سب سے اہم اور ضروری امر ہاتھوں کو دھونا، صفائی کا خاص خیال رکھنا قرار دیا گیا ہے۔ کرونا سے بچنے کے لیے اہل طب نے صفائی کو لازم و ملزوم قرار دیا ہے۔

"Regularly and thoroughly clean your hands with an alcohol-based hand rub or wash them with soap and water. This eliminates germs including viruses that may be on your hands." ¹²

⁹ال عمران: ۱۵۹

¹⁰ رازی، ابو عبد اللہ محمد بن عمر، التفسیر الکبیر، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۲۰، ج ۹، ص ۴۱۰

¹¹ ترمذی، ابو عیسیٰ، جامع ترمذی کتاب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، ۲۵۱،

¹² <https://www.who.int/emergencies/diseases/novel-coronavirus-2019/advice-for-public>

صابن سے بار بار ہاتھ دھوتے رہیں۔ اپنے ہاتھوں کو رگڑتے ہوئے کم از کم 20 سیکنڈ تک الکو حل والے صابن اور پانی سے دھوئیں اس سے ہاتھوں پر جمع ہونے والا وائرس ہٹ جاتا ہے۔ جبکہ دن میں پانچ مرتبہ وضو کرنا ہر طرح کی انفیکشن یا وائرس سے بچاؤ میں بہت معاون ثابت ہوتا ہے۔ وضو حفظانِ صحت کے زیر اصولوں کی بہترین عملی شکل ہے۔ یہ روزمرہ زندگی میں جراثیموں کے لیے ڈھال ہے۔ شریعتِ مطہرہ نے چودہ سو سال قبل ہی ہاتھوں کی صفائی کا انتظام وضو سے کر دیا۔

"لا تقبل صلاة احدكم اذا احث، حتى يتوضا"¹³

"اللہ تعالیٰ نہیں قبول کرتا تم میں سے کسی کی نماز جب وہ بے وضو ہو یہاں تک کہ وہ وضو کرے"

وضو کے دوران انگلیوں میں خلال کرنے سے متعلق فرمایا:

"إذا توضات فخلل الاصابع"¹⁴

"جب تم وضو کرو تو انگلیوں کا خلال کرو"

طہارت کا لفظ عام ہے وضو اور غسل دونوں کو شامل ہے، یعنی نماز کے لیے حدث اکبر اور اصغر دونوں سے پاکی ضروری ہے، نیز یہ بھی واضح ہے کہ دونوں حدثوں سے پاکی (معنوی پاکی) کے ساتھ ساتھ حسی پاکی (مکان، بدن اور کپڑا کی پاکی) بھی ضروری ہے، نیز دیگر شرائط نماز بھی، جیسے رو قبلہ ہونا، یہ نہیں کہ صرف حدث اصغر و اکبر سے پاکی کے بعد مذکورہ شرائط کے پورے کئے بغیر صلاۃ ہو جائے گی۔ ہاتھوں کے ذریعے گرد و نواح میں پھیلے ہوئے جراثیم کھانے کے دوران آسانی سے ہمارے جسم میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اس لیے ہاتھوں کی صفائی کو محسن ﷺ کا ننانے اہم قرار دیا ارشادِ گرامی ہے:

"بركة الطعام : الوضوء قبله و الوضوء بعده"¹⁵

"کھانے کی برکت کھانے سے پہلے اور اس کے بعد وضو کرنے میں ہے"

جسمانی طہارت و پاکیزگی:

احادیث مبارکہ میں طہارت و پاکیزگی کے لیے جو احکام دیے گئے ہیں ان میں سرفہرست انسانی جسم کی پاکی کے فطری تقاضے ہیں۔ چنانچہ جسم کی پاکی اور صفائی انسان کی فطرت میں داخل ہے۔

"الفطرة خمس، او خمس من الفطرة، الختان، والاستحدا، وتقليم الاظفار، ونف الإبط، وقص الشارب"¹⁶

"فطرت پانچ ہیں یا پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں۔ ختنہ کرنا اور زیر ناف کے بال مونڈنا اور ناخن کاٹنا اور بغل کے بال اکھیڑنا اور مونچھ

¹³ مسلم، الحج ابوالحسن قشیری، صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب وُجوبِ الطہارۃ لِلصَّلَاةِ، رقم الحدیث ۵۳۷

¹⁴ ترمذی، ابوعیسیٰ، جامع ترمذی، باب مَا جَاءَ فِي تَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ، کتاب الطہارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث ۳۸

¹⁵ ایضاً، کتاب الأُطعمۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ، رقم الحدیث: ۱۸۳۶

¹⁶ مسلم، الحج ابوالحسن قشیری، صحیح مسلم، کتاب طہارۃ، باب: خِصَالِ الْفِطْرَةِ، رقم الحدیث: ۵۹۷

کترانا“

نماز کی ادائیگی میں بھی طہارت و پاکیزگی شرط اول ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"لا تقبل صلاةً بغير طهور" 17

"اللہ نہیں قبول کرتا نماز کو بغیر طہارت کے"

لباس کی پاکیزگی کے متعلق اللہ نے حکم دیا:

"وَتِيَابِكُمْ فَطَهِّرُوا" 18

"اور اپنے (ظاہر و باطن کے) لباس پاک رکھو"

جگہ کی پاکیزگی:

کرونا وبا کے پیش نظر عالمی ادارہ صحت نے ماحول کو صاف اور بہتر بنانے کی تجویز دی کیونکہ انسان کے سانس لینے سے فضا میں موجود آلودہ مادے صحت کے بگاڑ کا باعث بنتے ہیں اور انسان کا مدافعتی نظام کمزور ہوتا ہے جس سے بیماریوں کے حملہ آور ہونے کے امکانات میں اضافہ ہوتا ہے۔

"Make sure you, and the people around you, follow good respiratory hygiene" 19

"یقینی بنائیں کہ آپ اور آپ کے آس پاس کے لوگ اچھی سانس کی حفظان صحت پر عمل پیرا ہیں"

جسمانی طہارت کے بعد سب سے اہم چیز جگہ کی صفائی ہے۔ دین اسلام گھروں اور ماحول کو صاف اور کشادہ رکھنے کا حکم دیتا ہے جو انسانی صحت کے لیے ضروری

اور موزوں ہے۔ اس طرح عبادات کی جگہ کعبتہ اللہ کے بارے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو خاص حکم دیا گیا:

"أَنْ طَهَّرُوا بَيْتِي لِلطَّائِفِينَ وَاللَّائِقِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ" 20

میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک رکھو

آپ ﷺ نے فرمایا:

"وجعلت لي الارض مسجداً وطهوراً" 21

"میرے لیے ساری زمین پر نماز پڑھنے اور پاکی حاصل کرنے (یعنی تیمم کرنے) کی اجازت ہے"

17 ایضاً، باب: وَجُوبِ الطَّهَارَةِ لِلصَّلَاةِ، رقم الحدیث: ۵۳۵

18 الحدیث: ۴

19 <https://www.who.int/emergencies/diseases/novel-coronavirus-2019/advice-for-public>

20 البقرة: ۲۸۶

21 بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الصلوة، رقم الحدیث: ۴۳۸

فطرت نے ایسے ماحولیاتی حقوق معین کیے ہیں کہ فطرت و ماحول کو بمعنی، بامقصد، جاندار اور باخوش وجود کے طور پر پیش کرتا ہے۔ اس کے احترام و تقدس کو واجب قرار دیتا ہے۔ لہذا کائنات اور ماحول کے ایسے حقوق معین کیے جس کے ذریعے ماحول کا تحفظ ممکن ہے۔ انسان اس زمین میں خدا کا نائب اور خلیفہ ہے۔ مگر انسان بیشتر نفسانی خواہشات اور شیطانی ترغیبات کا شکار ہو کر اپنے خلیفۃ اللہ کے منصب سے گر جاتا ہے اور اپنے سپرد کی گئی امانت کی پامالی کا مرتکب ہوتا ہے قرآن میں اللہ نے متعدد مقامات پر حد سے تجاوز کرنے والوں کو تنبیہ کیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

"وَقَدْ وَارَّأَى لِلْحَرْبِ أَطْفَالَهَا اللَّهُ وَيَسْعُونَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ" 22

"جب کبھی وہ لڑائی کی کوئی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بچھا دیتا ہے اور وہ زمین میں فساد کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور اللہ فساد کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا"

فساد کے معنی لغت میں کسی چیز کی حالت سلیم کا بدل جانا ہے۔ فساد اصلاح کی ضد ہے یعنی کسی بگاڑ، خطرے یا نقصان کو فساد کہتے ہیں۔ لہذا جو لوگ قانون فطرت کو بدلنا چاہتے ہیں یا بدل رہے ہیں اور ایسے اسباب و عوامل پیدا کر رہے ہیں جن سے ماحولیات کو نقصان پہنچ رہا ہے، وہ دراصل زمین میں فساد برپا کرتے ہیں۔ رسول ﷺ نے ایسی تمام چیزوں سے منع فرمایا ہے جن سے آگ اور دھواں (فضائی آلودگی) پھیلتی ہو اور وہ انسانوں کے لیے ضرر رساں ہوں۔ ہوا ہوا یا پانی یہ دونوں آب و ہوا کے نام سے ماحول کا اہم حصہ ہیں، نبی کریم ﷺ نے انکی حفاظت کی تعلیم دی ہے اور انہیں آلودہ کرنے سے منع کیا ہے۔ چنانچہ نبی کریم نے فرمایا ہے:

"لا يبولن احدكم في الماء الدائم الذي لا يجري، ثم يغتسل فيه" 23

"تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہ ہو پیشاب نہ کرے۔ پھر اسی میں غسل کرنے لگے"

حقیقت تو یہ ہے کہ دین فطرت ہونے کی حیثیت سے اسلام ہر طرح کی ماحولیاتی، اخلاقی، جسمانی اور روحانی نجاستوں سے چھٹکارہ چاہتا ہے۔ اور اسی لیے ایک پاکیزہ نظام حیات فراہم کرتا ہے جس کے تحت زندگی گزارا جائے۔ ماحول، گھر، برتن اور سونے کے کمرے کو پُر فضا اور صحت و آرام کے قابل بنانے کے لیے رسول ﷺ نے رات کو سونے سے قبل برتنوں کو ڈھانپ لینے، اور دروازوں کو بند کر دینے اور چراغ گل کرنے کا حکم فرمایا ہے:

"غطوا الإناء، وَاوْكُوا السَّقَاءَ، وَاغْلِقُوا الْبَابَ، وَاظْفِقُوا السَّرَاجَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحِلُّ سَقَاءَ، وَلَا يَفْتَحُ بَابًا، وَلَا يَكْشِفُ إِنْاءً" 24

"ڈھانپ دو برتن کو اور ڈاٹ لگا دو مشک کو اور بند کر دو دروازوں کو اور بجھا دو چراغ کو کیونکہ شیطان مشک نہیں کھولتا اور دروازہ نہیں کھولتا اور برتن نہیں کھولتا"

22 المائدہ: ۶۳

23 بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب: الْبُيُوتُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ، رقم الحدیث: ۲۳۹

24 ۵۲۳۶ مسلم، الحج ابوالحسن قشیری، صحیح مسلم، کتاب الأُشْرَبِیَّة، رقم الحدیث:

ماحولیاتی آلودگی کے خاتمہ میں شجرکاری کے اثرات:

اسلامی قانون میں ماحولیاتی نظام کی بنیادیں جس پر قائم ہیں وہ زراعت اور شجرکاری کے ذریعے زمین کی تزئین و آرائش اور اس کی دیکھ بھال ہے جس کی طرف اسلام نے بہت ترغیب دلائی ہے۔ قرآن کریم اور سنت نبوی میں نباتات کے تحفظ پر بہت زور دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"ما من مسلم یغرس غرسا او یزرع زراعا فیکل منه طیر او انسان او بحیمة الا کان له به صدقة" 25

کوئی بھی مسلمان جو ایک درخت کا پودا لگائے یا کھیتی میں بیج بوائے، پھر اس میں سے پرند یا انسان یا جانور جو بھی کھاتے ہیں وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔ بجز زمین کو آباد کرنے سے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا:

"ارضا لیست لاحد فهو احق" 26

"جو کسی ایسی زمین کو آباد کرے جو کسی کی ملکیت نہ ہو تو آباد کرنے والا اس کا حقدار ہے"

"لا تفعلوا، ازرعوها او ازرعوها او امسکوها" 27

"ایسا نہ کرو۔ یا خود اس میں کھیتی کیا کرو یا دوسروں سے کراؤ۔ ورنہ اسے یوں خالی ہی چھوڑ دو"

اخلاق کی درستگی:

ماحول کی بے ترتیبی یا آلودگی کا مسئلہ محض آبادی میں اضافہ، موصلات کے جدید ذرائع، فضا میں آلودہ مادوں کا دخول اور اس طرح کی دوسری زمینی کثافتوں کا مرہون منت ہی نہیں بلکہ دین و مذہب کے احکام اور اخلاق سے روگردانی بھی شامل ہے۔ اخلاق رزائل انسانی ماحول اور اس سے منسلک معاشرے میں تباہی و بربادی کا سبب بنتے ہیں۔ پیغمبر آخر الزماں ﷺ نے ہر دائم اخلاق حسنہ کی ترویج کی ہے اور دنیا میں امن و سلامتی کا پیغام پھیلا یا۔ آپ ﷺ نے امت مسلمہ کو اس کی تلقین کی۔ حدیث میں آتا ہے:

"إن خیارکم احاسنکم اخلاقا" 28

"تم میں سے سب سے اچھا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں"

معاشرے میں بڑھتا ہوا عدم برداشت رویوں میں ناشائستگی، تعلقات میں پیچیدگیاں پیدا کرنے کا سبب بن رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"لیس الشدید بالصرعة، إنما الشدید الذی یملک نفسه عند الغضب" 29

"پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی لڑنے میں غالب ہو جائے بلکہ اصلی پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پائے بے قابو نہ ہو"

25 بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب النہار عقیقہ، باب: فَضْلِ الرَّزْعِ وَالْغُزْمِ إِذَا أُكِلَ مِنْهُ، رقم الحدیث: ۳۳۲۰

26 ایضاً، باب: مَنْ أَحْسَبَ أَزْطًا مَوَاتًا، رقم الحدیث: ۳۳۳۵

27 ایضاً، رقم الحدیث: ۳۳۳۹

28 ایضاً، کتاب الادب، باب: حُسْنِ الْخُلُقِ، رقم الحدیث: ۶۰۳۵

29 ایضاً، کتاب الادب، باب: الْحَدْرُ مِنَ الْغَضَبِ، رقم الحدیث: ۶۱۱۳

جائے"

قوتِ مدافعت:

قوتِ مدافعت جسے دفاعی نظام بھی کہہ سکتے ہیں، انسانی جسم کو صحت مند رکھنے اور ہر طرح کی بیماریوں اور وائرس سے مقابلہ کرنے کی طاقت فراہم کرتا ہے۔ جن لوگوں کی قوتِ مدافعت کمزور ہوتی ہے وہ جلد بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ قوتِ مدافعت ہر جاندار چاہے وہ انسان ہو یا جانور اس کے جسم میں موجود ایک ایسی قوت یا طاقت ہوتی ہے جو اس کے جسم میں مختلف اقسام کے امراض کے خلاف بچاؤ یا دفاع کا کام سرانجام دیتے ہیں۔ انسانی جسم میں ایک بہت پیچیدہ قسم کا نظام موجود ہوتا ہے جس میں جسم کے مختلف حصے اور اعضاء ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہوتے ہیں اور کسی بھی بیماری سے محفوظ رہنے کے لیے انسانی جسم میں قوتِ مدافعت ایک خود کار نظام کی طرح موجود ہوتا ہے جو بیماریوں کا سبب بننے والے مختلف اقسام کے جراثیم جن میں بیکٹیریا، وائرسز، کینسر کے خلیات اور دیگر جراثیم موجود ہوتے ہیں ان کو جسم پر حملے کے ابتدائی مرحلے پر ہی روک دیتا ہے، جس کی وجہ سے ہم مختلف بیماریوں سے خود کو محفوظ رکھ سکتے ہیں مگر جب ہمارے جسم میں مختلف وجوہات کی بنا پر یہ قوتِ مدافعت کمزور ہونے لگتی ہے تو پھر جسم میں بیماریوں سے لڑنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے انسان کے مختلف اقسام کی بیماریوں میں مبتلا ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ لہذا ایک تندرست اور صحت مند جسم کے لیے طاقتور مدافعتی نظام بے حد ضروری ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق کرونا وائرس ان افراد کی صحت کو جلد متاثر نہیں کرتا جن کا قوتِ مدافعت کمزور ہوتا ہے۔ قوتِ مدافعت کی مضبوطی کے لیے ڈبلیو ایچ او کی چند ہدایات مندرجہ ذیل ہیں:

"What we eat and drink can affect our body's ability to prevent, fight and recover from infections. While no foods or dietary supplements can prevent or cure COVID-19 infection, healthy diets are important for supporting immune systems Follow WHO five keys to safer food: Keep clean, separate raw and cooked Cook thoroughly, Keep food at safe temperatures, and Use safe water and raw materials."³⁰

شریعتِ اسلامیہ انسانی جان کی حفاظت کے لیے پاک اور صاف خوراک کا حکم دیتا ہے۔ حلال و حرام کا باقاعدہ قانون اسلام میں موجود ہے۔

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ"³¹

"اے لوگو! زمین میں جو کچھ حلال پاکیزہ چیزیں ہیں وہ کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ یقیناً جانو کہ وہ تمہارے لیے ایک کھلا دشمن

ہے"

پیر کرم علی شاہ تفسیر ضیاء القرآن میں لکھتے ہیں: آج کی ترقی یافتہ دنیا میں کھانے اور استعمال کی چیزوں میں صفائی کا اہتمام کیا جانے لگا ہے لیکن حلال و حرام کی تمیز اب بھی نہیں۔ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو دونوں باتوں کے اہتمام کا حکم دیا۔ یعنی ظاہری طور پر بھی غلیظ اور گندی نہ ہوں تاکہ جسمانی صحت پر برا اثر نہ پڑے اور

³⁰<https://www.who.int/campaigns/connecting-the-world-to-combat-coronavirus/healthyathome/healthyathome---healthy-diet>

باطنی طور پر بھی نجس اور پلید نہ ہوں تاکہ ضمیر انسانی دم نہ توڑ دے۔ ظاہری صفائی کو قرآن نے طیب کے لفظ سے اور حقیقی پاکیزگی کو حلال کے لفظ سے تعبیر فرمایا ہے۔ اور حلال اس چیز کو کہتے ہیں کہ نہ تو ذاتی طور پر حرام ہو جیسے حرام جانور، مردار، شراب وغیرہ اور نہ ایسے طریقوں سے حاصل کی گئی ہو جن کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے۔³²

پابندی سے جسم کو حرکت میں رکھنا، ورزش اور چہل قدمی جیسے عوامل انسانی جسم کے مدافعتی عمل کو مضبوط اور توانا بناتے ہیں۔ مسلمانوں کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے پیچگانہ فرض نماز کی نعمت سے نوازا۔ نماز کی مختلف حالتوں میں جسمانی اور روحانی ورزش نمایاں ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اذیبوا طعامکم بذكر الله و الصلوة³³ اپنی خوراک کو اللہ کی یاد اور نماز کی ادائیگی سے حل کرو۔ اگر ہم رسول اکرم ﷺ کے ارشاد اور عمل کے مطابق صحیح طریق پر فرض نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کریں تو جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں جس کی مناسب ورزش نہ ہو۔

وبائی مرض سے وفات: شہادت کا درجہ

دین اسلام میں یہ خاصیت ہے کہ مسلمانوں کے ہر عمل میں خیر اور بھلائی پنپا ہے، اسی طرح وبائی مرض میں مبتلا فرد کو شہادت کی بشارت دی گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "الطاعون شهادة لکل مسلم"³⁴ طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔ المبطون شہید والمطعون شہید³⁵ پیٹ کی بیماری میں یعنی ہیضہ سے مرنے والا شہید ہے اور طاعون کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے۔ لہذا ایسا شخص جو اللہ کی طرف سے نازل کی گئی بیماری میں تکلیف برداشت کرتے ہوئے دنیائے فانی سے کوچ کر جائے وہ شہادت کا رتبہ حاصل کرے گا۔

خلاصہ بحث:

اسلام بقاء و سلامتی کا ایسا جامع اور ہمہ گیر دین ہے جس کو ماننے والے تمام مسلمان سلامتی کے دروازے میں اس شرط پر داخل ہو جاتے ہیں کہ دوسرے ان کے شر سے محفوظ رہیں۔

"هُوَ مَتَّكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا"³⁶

"اس (اللہ) نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے، اس سے پہلے (کی کتابوں میں) بھی اور اس (قرآن) میں بھی"

³² الازہری، پیر کرم علی شاہ، تفسیر ضیاء القرآن، ضیاء القرآن پبلشرز، ج ۱، ص ۱۹۱
³³ طبرانی، سلیمان بن احمد، المعجم الأوسط، دارالحریمین، ۱۴۱۵ھ، ج ۵، ص ۵۰۰، رقم ۴۹۳۹
³⁴ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب طب، رقم الحدیث: ۵۷۳۲
³⁵ البصائر رقم الحدیث: ۵۷۳۳
³⁶ الحج، ۷۸

"الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ" 37

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں۔ اسلام تمام پہلوؤں کے لیے مکمل ضابطہ حیات اور رہنمائی کا ایسا ذریعہ ہے جس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے لیے اللہ تبارک و تعالیٰ نے بنی نوع انسانیت کے لئے شریعت کی صورت میں ایک واضح اور دو ٹوک راستہ عطا کیا ہے۔ شریعت اسلامی کے بنیادی مقاصد خمسہ (حفاظتِ دین، جان، عقل، نسل، مال) کے تناظر میں انسانی جان کی حفاظت اہم فریضہ ہے اور ایک انسانی جان لینے کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیا گیا ہے۔

"من قتل نفسا بغير نفس أو فساد في الارض فكأنما قتل الناس جميعا ومن احياها فكأنما احيا الناس جميعا" 38

انسانی جان اور عزت کی تکریم کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:

"سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقَتْلُهُ كَفْرٌ" 39

"کسی مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے قتال کرنا کفر ہے"

دین اسلام کی تمام تر تعلیمات کا نچوڑ ظاہری اور باطنی پاکیزگی کا حصول ہے۔ اسلام بندہ مومن کو ذہنی، قلبی، فکری اور عملی طہارت و پاکیزگی کا درس دیتا ہے۔ جب انسان ظاہری و باطنی پاکیزگی کی تربیت حاصل کر لیتا ہے تو لازمی طور پر اس کے اثرات گرد و پیش میں نظر آتے ہیں۔ طہارت حکم الہی ہے اور سلیم الفطرت انسانی طبیعت کی پسندیدہ اور بہترین حالت ہے۔ اسلامی تصور کے مطابق ظاہری اور باطنی طہارت ایک دوسرے کے لیے تقویت اور آسودگی کا سبب ہیں۔ اسلام نے فلسفہ ظاہری اور باطنی طہارت و نفاذت کا عطا کیا اور انسانی زندگی کے ہر معاملے کو پاکیزہ ترجیحات سے آشنا کروایا ہے۔ بحیثیت مسلمان ہم پر لازم ہے کہ اپنے پروردگار پر مکمل توکل کریں اور یہ عقیدہ رکھیں کہ تصرفات زمانہ کا اختیار صرف اسی کی پاس ہے اور دنیا میں کوئی بھی عمل حکم خداوندی کے بغیر وقوع نہیں ہو سکتا پس مسلمان کو چاہیے کہ ہر حال میں صبر و استقامت کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھے۔

سفارشات:

دین اسلام کی تمام تر تعلیمات کا نچوڑ ظاہری اور باطنی پاکیزگی کا حصول ہے۔ اسلام بندہ مومن کو ذہنی، قلبی، فکری اور عملی طہارت و پاکیزگی کا درس دیتا ہے۔ جب انسان ظاہری و باطنی پاکیزگی کی تربیت حاصل کر لیتا ہے تو لازمی طور پر اس کے اثرات ماحولیاتی نظام پر پڑتے ہیں۔ صدیوں سے یہ روایت چلی آرہی ہے کہ معاشرے میں جب بھی مسائل جنم لیتے، اہل فکر و دانش کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ تفکر و تدبر کے ساتھ معاشرے کو کٹھن دور سے نکالیں۔ اس لئے اس مقالہ کے تحت درج ذیل گزارشات ہیں:

1. ریاست پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہے لہذا ریاست کا بیانیہ یہ ہونا چاہیے کہ ہر مسئلہ کا حل شریعت اسلامیہ میں ہے اور علماء کی مدد سے تلاش کے

بعد اس کی ترویج بین الاقوامی سطح پر بھی کی جائے۔

37 بخاری، محمد بن اسمعیل، الجامع الصحیح، کتاب الایمان، دار القلم، بیروت ۱۳۹۳ھ، رقم الحدیث: ۱۰

38 المائد: ۳۲

39 بخاری، محمد بن اسمعیل، الجامع الصحیح، کتاب الایمان، رقم الحدیث: ۳۸

2. ریاست کے عہدیداران دینی علماء و مشائخ کا احترام کرتے ہوئے پاکستان کی اسلامی نظریاتی کونسل سے ٹھوس اور حقیقی بنیادوں پر مشاورت کرے۔ مزید یہ کہ قانونی طور پر تمام شعبہ کے ماہرین کو پابند کیا جائے کہ وہ اپنے مسائل کے حل کے لئے علماء سے رجوع کریں۔
3. عصر حاضر میں سوشل، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا ایک ہتھیار کی مانند کردار ادا کر رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس ہتھیار کو مثبت طریقے سے بروئے کار لایا جائے اور بیماریوں، آلودگی اور بہت سے طبی مسائل کے حل اور روک تھام کے لیے میڈیا مثبت کردار ادا کرے اور علماء کی مدد ایسے اشتہارت، پیغامات اور ڈاکو مینٹریز تیار کر دے جن کی بنیاد قرآن و سنت میں موجود احکامات پر ہو اور ان میں بیماریوں سے بچنے کی ترغیب اور تجاویز فراہم کی جائیں۔
4. معاصر ووبائی صورت حال کے پیش نظر طبی ماہرین اور دینی رہنماؤں نے کلیدی کردار ادا کرتے ہوئے اہم فیصلے کئے۔ ان کی ہدایات پر عمل پیرا ہونا بحیثیت ذمہ دار رعایا ہم سب پر لازم و ملزوم ہے اور اس کی خلاف ورزی کرنے والا گناہ کا مرتکب ہے۔ علماء اور طبی ماہرین کے ان فیصلوں کی ترویج الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر، تعلیمی اداروں، مساجد اور مذہبی اجتماعات میں ہونی چاہیے۔
5. وزارتِ تعلیم کو چاہیے کہ تعلیم کے تمام شعبوں میں اس شعبہ سے متعلقہ اسلامی لٹریچر بطور مضمون ضرور پڑھایا جائے تاکہ فارغ التحصیل طلباء، ماہرین، محققین درپیش مسائل کا حل اسلامی تعلیمات کے تحت پیش کریں۔
6. ٹی وی پر پیش کئے گئے ڈراموں میں اسلامی طہارت کے اصول جو کہ حفظانِ صحت کا باعث ہیں، اسلام بیماریوں سے بچنے کے لئے کس طرح کے اقدامات اٹھاتا ہے، معنوی انداز میں نشر کئے جائیں۔
7. ریاست کی جانب سے کیے جانے والے ہر اقدام پر رعایا کے لئے لازم ہے کہ اپنے اوپر مقرر حکام اور دیگر رہنماؤں کی تمام جائز ہدایات ہر عمل کریں اور اپنے ساتھ دوسرے افراد کی زندگیوں کی حفاظت کریں۔



@ 2022 by the author. this article is an open access article distributed Under the terms and conditions of the Creative Commons Attribution (CC-BY) (<http://creativecommons.org/licenses/by/4.0/>)